غیر مسلم کے جنازے میں جانا کیسا؟

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2192

تاریخ اجراء: 30 ربیع الثانی 1445ھ/15 نومبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کسی غیر مسلم کے جنازے میں جانا کیسا ہے؟ رہنمائی فرما دیجیے۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

غیر مسلم کے جنازے میں شرکت کرنا، حرام ہے، ایسا کرنے والے پر اعلانیہ توبہ لازم ہے اور اگر غیر مسلم کے لیے بخشش و مغفرت کی دعا کی، تو کفر ہے اور ایسا کرنے والے پر توبہ و تجدیدِ ایمان اور شادی شدہ ہونے کی صورت میں تجدید نکاح بھی فرض ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مر گئے۔“ (پارہ 10، سورۃالتوبۃ، آیت 84)

اس آیت کی تفسیر میں جامع المعقول والمنقول شیخ احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ غیر مسلم کے جنازے میں شرکت ناجائز ہونے کے متعلق فرماتے ہیں: ”ھذہ الآیۃ صریحۃ فی انہ لا یجوز الصلاۃ علی الکافر بحال۔۔۔ و لا تقف علی قبرہ للدفن او الزیارۃ، ملخصا“ ترجمہ: یہ آیت اِس حکم میں صریح (واضح) ہے کہ کافر پر کسی بھی حالت میں نمازِ جنازہ ادا کرنا، جائز نہیں اور اس کی قبر پر دفن یا زیارت کے لیے نہ کھڑا ہو۔ (التفسیرات الاحمدیہ، ص 471-472، پشاور)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: ”اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافِر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافِر کی قبر پر دفن و زیارت کے لئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے اور یہ جو فرمایا (اور فِسق ہی میں مر گئے) یہاں فِسق سے کُفر

مراد ہے۔ قرآنِ کریم میں اور جگہ بھی فِسق بمعنی کُفر وارِد ہوا ہے جیسے کہ آیت ﴿اَفَمَنۡ كَانَ مُؤۡمِنًا كَمَنۡ كَانَ فَاسِقًا﴾ میں۔" (تفسیرخزائن العرفان، پارہ10، سورۃالتوبۃ، آیت84)

تفسیرِ نعیمی میں ہے: "مُردہ کافر و منافق کو مرحوم کہنا یا رحمۃ اللہ یا رضی اللہ عنہ کے القاب دینا یا ان کے لیے ختمِ قرآن مجید کرنا، ان کی فاتحہ، قُل وغیرہ کرنا حرام ہے۔۔۔ کافر و منافق کی نمازِ جنازہ پڑھنا حرام ہے۔ ملخصا" (تفسیر نعیمی، ج10، ص475، مکتبہ اسلامیہ، لاھور)

کافر کے لیے مغفرت کی دعا کرنا کفر ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ یَّسۡتَغۡفِرُوۡا لِلۡمُشۡرِكِیۡنَ وَلَوۡ كَانُوۡۤا اُولِیۡ قُرۡبٰی مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ﴾ ترجمہ کنز العرفان: نبی اور ایمان والوں کے لائق نہیں کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں، اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں، جبکہ ان کے لئے واضح ہوچکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔ (پارہ11، سورۃالتوبۃ، آیت113)

ردالمحتار میں ہے: "ان الدعاء بالمغفرۃ للکافر کفر" ترجمہ: کافر کے لیے بخشش کی دعا کرنا کفر ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، ج2، ص288، مطلب فی الدعاء المُحرَّم، کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کافر کے لیے دعائے مغفرت و فاتحہ خوانی کفرِ خالص و تکذیبِ قرآنِ عظیم ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ228، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی (جنّتی) کہے، وہ خود کافر ہے۔" (بھارشریعت، حصہ1، ج1، ص185، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم